

اعلحضرت علیہ الرحمة پر اعتراض کا جواب

ٹڈی حلال یا حرام ؟

دیوبندی حضرات کی جہالت آج ان کے قدم سے بھی ہلند ہو گئی ہے۔ ویسے تو ان کے مولویوں کا دعویٰ ہے کہ ہم نے سارے علمی کارنامے سرانجام دیئے ہیں لیکن جب پڑھا جائے علمی کارنامے تو نظر نہیں آتے ہاں گستاخیاں ضرور نظر آتی ہے۔ اب ان کا حال یہ ہے کہ اعلحضرت علیہ الرحمة کی عداوت میں یہ کبھی فقہ حنفی کے مسائل کا انکار کرتے ہیں تو کبھی حدیث کا انکار کر دیتے ہیں۔

اس کی مثال اعلحضرت علیہ الرحمة کی کتاب احکام شریعت پر اعتراض کے جواب میں آپ حضرات ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ کس طرح انھوں نے فقہ حنفی کے مسئلہ سے انکار کر دیا اور فقہ کی مشہور کتاب رد المحتار علی الدر المختار معروف بہ فتاویٰ شامی کو دیوبندیوں نے باطل کتاب کہا۔ اب انھوں نے ٹڈی کے حلال ہونے کا انکار کیا اور مذاق بھی اڑایا ٹڈی شریف کہہ کر۔ جو کہ حدیث سے ثابت ہے۔ اور تو اور اس کے حلال ہونے کا ذکر **پیارالدیوبندی مولوی اشرف علی تھانوی** نے اپنی کتاب ”**احکام اسلام عقل کی نظر میں**“ میں کیا۔ آئیے پہلے حدیث مبارک ملاحظہ فرمائیے ::

حدثنا ابو مصعب ، حدثنا عبدالرحمن بن زید بن اسلم ، عن ابيه ، عن عبدالله بن عمر ، ان رسول الله ﷺ . قال ” اكلت لنا ميتتان و دمان فاما الميتتان فالحيوت و الجراد و اما الدمان فالكيد و الطحال “

﴿سنن ابن ماجه ، كتاب الاطعمة ، باب الكيد و الطحال﴾

جاری ہے

ترجمہ:- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :: ” میرے لیے دو

مردار اور خون **حلال** کئے گئے ہیں مردار تو **مچھلی** اور **ٹڈی** اور خون **کلی** اور **تلی** ہیں۔ “

مولوی اشرف تھانوی لکھتا ہے ::

” اس علت میں اگرچہ تمام دریائی جانور اور تمام حشرات الارض مشترک ہیں مگر وہ بسبب ذاتی خباثت اور غذائے نجس و مضر ہونے کے حرام ہیں۔ بخلاف مچھلی و ٹڈی کے کہ وہ ذاتی و عارضی خباثت سے پاک و مسلم ہیں۔ اسی واسطے ان دونوں کے لئے خاص استثناء ہوا۔ چنانچہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ احلت لنا میتان و دمان اما المیتان الخوت و الجراد و الدمان الکید و الطحال۔ ترجمہ : یعنی : مارے لئے دو میت اور دو خون حلال کئے گئے لیکن دو میتوں سے مراد تو مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خونوں سے مراد جگر اور تلی ہیں۔ اور جگر اور تلی دو عضو ہیں یہ دونوں خون کے مشابہ ہیں۔ لہذا آنحضرت ﷺ نے اس شبہ کو رفع کر دیا جو ان سے پیدا ہوتا تھا۔ نیز مچھلی میں مثل ٹڈی دم مسفوح یعنی خون رواں نہیں ہوتا لہذا اس کے لئے بھی ذبح کرنا مشروع نہیں ہوا۔ “

یہ حال ہے دو بند یوں کا کہ حدیث کا انکار کیا اور اپنے مولوی کا بھی۔ حقیقت آپ کے سامنے ہیں۔ فیصلہ آپ خود فرمائیں۔

دعا کا طالب

ابو النعمان رضا

(عربی، اردو)

سُنن ابن ماجہ

ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یوسف القشیری، المصنف، ترجمہ: مولانا محمد رفیع الدین

(اگست ۲۲، رمضان ۱۴۲۳ھ)

ترجمہ: مولانا محمد رفیع الدین، مولانا محمد رفیع الدین، مولانا محمد رفیع الدین

تجلی اور علی کا بیان

ابو مصعب، عبدالرحمن بن شدید بن اسلم زید
روایتی ہیں کہ علی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا میرے لئے دو مرد اور دو عورتیں
ہو گئے ہیں مرد تو علی اور محمد بن ابی طالب اور عورتیں

آیت ۱۱۹ کی تفسیر

۱۱۹۔ حَتَّىٰ تَبَيَّنَ مِنَ الْوُجُوهِ ظَنَابُكَ مِنَ الْمُنَافِقِينَ
وَمِنْ رُءُوسِهِمْ يَبْتَغِيكَ اللَّهُ يَأْتِيكَ اللَّهُ بِلُحُوفِهِ
يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ وَأَنْتَ فِيهَا كَأَشْجَارٍ
ذَاتٍ ثَمَّارٍ ۚ أَلَمْ تَكُنْ مِنَ الْمُنْذَرِينَ
يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كُنُوزُكَ وَلَا ظُلْمُكَ مَا لَمْ يَأْخُذْ
بِكَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

آیت ۱۱۹ کا بیان

پشام، مردان بن اسلم، یحییٰ بن ابی حمزہ
اور یحییٰ بن محمد روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا تمہارے سامنے دو مرد اور دو عورتیں
ہیں۔

آیت ۱۱۹ کی تفسیر

۱۱۹۔ حَتَّىٰ تَبَيَّنَ مِنَ الْوُجُوهِ ظَنَابُكَ مِنَ الْمُنَافِقِينَ
وَمِنْ رُءُوسِهِمْ يَبْتَغِيكَ اللَّهُ يَأْتِيكَ اللَّهُ بِلُحُوفِهِ
يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ وَأَنْتَ فِيهَا كَأَشْجَارٍ
ذَاتٍ ثَمَّارٍ ۚ أَلَمْ تَكُنْ مِنَ الْمُنْذَرِينَ
يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كُنُوزُكَ وَلَا ظُلْمُكَ مَا لَمْ يَأْخُذْ
بِكَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

سورۃ النور کی تفسیر

محمد بن ابی حمزہ، مردان بن اسلم، یحییٰ بن ابی حمزہ
بلال، مشہد، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
میرے سامنے ہیں۔

آیت ۱۱۹ کی تفسیر

۱۱۹۔ حَتَّىٰ تَبَيَّنَ مِنَ الْوُجُوهِ ظَنَابُكَ مِنَ الْمُنَافِقِينَ
وَمِنْ رُءُوسِهِمْ يَبْتَغِيكَ اللَّهُ يَأْتِيكَ اللَّهُ بِلُحُوفِهِ
يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ وَأَنْتَ فِيهَا كَأَشْجَارٍ
ذَاتٍ ثَمَّارٍ ۚ أَلَمْ تَكُنْ مِنَ الْمُنْذَرِينَ
يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كُنُوزُكَ وَلَا ظُلْمُكَ مَا لَمْ يَأْخُذْ
بِكَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

جبارہ، حمزہ بن الربیع، حماد بن ابی حمزہ
جابر بن عبد اللہ قاسم نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے ہیں۔

۱۱۹۔ حَتَّىٰ تَبَيَّنَ مِنَ الْوُجُوهِ ظَنَابُكَ مِنَ الْمُنَافِقِينَ
وَمِنْ رُءُوسِهِمْ يَبْتَغِيكَ اللَّهُ يَأْتِيكَ اللَّهُ بِلُحُوفِهِ
يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ وَأَنْتَ فِيهَا كَأَشْجَارٍ
ذَاتٍ ثَمَّارٍ ۚ أَلَمْ تَكُنْ مِنَ الْمُنْذَرِينَ
يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كُنُوزُكَ وَلَا ظُلْمُكَ مَا لَمْ يَأْخُذْ
بِكَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

عباس بن عثمان، ولید بن مسلم، عتبہ بن جابر
محمد بن زید، امام سعد نے فرمایا کہ وہ حضرت عائشہ کے
باسم میں آئے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں نے آئے اور اگر وہ آتے کہ کہہ کرے کہ میں نے آئے
میں نے جواب دیا کہ اگر وہ آئے کہہ کرے کہ میں نے آئے
فرمایا کہ میرے سامنے ہیں۔

۱۱۹۔ حَتَّىٰ تَبَيَّنَ مِنَ الْوُجُوهِ ظَنَابُكَ مِنَ الْمُنَافِقِينَ
وَمِنْ رُءُوسِهِمْ يَبْتَغِيكَ اللَّهُ يَأْتِيكَ اللَّهُ بِلُحُوفِهِ
يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ وَأَنْتَ فِيهَا كَأَشْجَارٍ
ذَاتٍ ثَمَّارٍ ۚ أَلَمْ تَكُنْ مِنَ الْمُنْذَرِينَ
يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كُنُوزُكَ وَلَا ظُلْمُكَ مَا لَمْ يَأْخُذْ
بِكَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

احکام اسلام عقل کی نظر ہیں

تالیف
علیہ السلام مولانا اشرف علی تھانوی

دارالاشاعت
اردو بازار کراچی

1997

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
مَا يُزِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُزِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ الْآيَةَ

الْمَصْلَحُ الْعَقْلِيُّ لِحُكْمِ النِّقْلِيَّةِ

یعنی

احکام اسلام عقل کی نظر میں

کامل ترین حصے

جس میں تمام شرعی احکام کی عقلی حکمتیں اور معاصرتیں احکام
الہیہ کے اسرار و فلاسفی ظاہر کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے
کہ تمام احکام شریعت میں عقل کے مطابق ہیں۔ کتاب کی
ترتیب فقہی ابواب پر رکھی گئی ہے۔

از حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

اردو بازار، لاہور، پاکستان
2215768

دَارُ الْإِشَاعَةِ

جب کہ خیر مذہب جاور کا خون گوشت اس کی تحقیق کد آیا بعد مرگ خون گوشت میں
میں جذب ہو کر گوشت ہی بن جاتا ہے جذب ہو جاتا ہے یا وہ بعد استعمال کے گوشت
تو پھر اسکی حرمت کی کیا وجہ ہے؟ جواب آتا ہے یہ ہے کہ مستحب ہونے کے لئے تو
قوت ہاضمہ کی اور تو... مہلکہ کی یعنی اس قوت کی جس کا کام یہ ہے کہ کیا جسم کو دوسرے
کی طرف مستحباب کو دے ضرورت ہے اور ظاہر ہے کہ بدن کی سب قوتیں جیسے تو... ہاضمہ
اور سب قوتیں حیوانی حیات ہی کے ساتھ ہیں اور وہ اس کی یہ ہے کہ اعضاء کے
حیوانی مثل ہضم و غش و غذوان قوی کے لئے ایسے ہیں جیسے آئینہ نور کے لئے یعنی قیام
اور منفذ سو جیسے اصل نور آئینہ میں نہیں ہوتا بلکہ آئینہ میں ہوتا ہے۔ ایسے ہی اصل
قوت حیوانی نفوس حیوانی میں ہوتے ہیں اعضا میں نہیں ہوتے ہی وجہ ہے کہ
جیسے آئینہ بے اعداد آفتاب نور کے اعتبار سے بیکار ہیں اس صورت میں بعد مرگ استعمال
ممکن نہیں۔ نہ وہ جذب ہی ہوگا تو بعد مرگ۔ کا تو تو خون نہیں نکلتا اور جذب ہوا تو پھر
نا پاک کی یقینی ہے۔

جانور کو حلق سے (۱) جانور کو حلق سے اسلئے ذبح کیا جاتا ہے کہ مبع خون کا دل اور
ذبح کرنے کی جگہ۔ جگہ ہے اور خون کو اس جگہ سے نکالنے کا نزدیک تر یہی راہ ہے اس
واسلئے طہیروں کے یہاں مقرر ہے کہ اس جگہ کے مواد کو نہ کرنا کہ اگر نکالتے ہیں۔

(۲) اگر جانور کے بدن کا لہو کسی اور طرف سے نکالا جاوے تو جانور دیر میں مرنا
اور اس کو تکلیف بہت ہوتی ہے اور حلق سے ذبح کرنے سے جلدی مر جاتا ہے۔

(۳) سانس کی آمد و رفت کا یہی راہ ہے اور سانس مقرر روح ہے لہذا روح اور
مرکب روح یعنی خون کو اسی راہ سے نکالنا مناسب ہے۔

(۴) روح اور غواغضا سے پیدا ہوتے ہیں اور غذا اسی راہ سے جاتی ہے لہذا
روح و غواغضا کو مرنا کہنے کی مناسب راہ یہی ہے۔

وجہ حلت مہل و (۱) مہل اس وجہ سے ذبح نہیں کی جاتی کہ اس کے بدن کا اصل
مذہبی خیر ذبح مادہ پانی ہے اور پانی بالطبع پاک اور پاک کرنے والا ہے پس

جیسے کہ نجاست پانی میں اتر نہیں کھنٹی ایسا ہی آبی ہانہ کی رروح جدا ہونے سے اس میں نجاست اتر نہ کرے گی اور حاجت ذبح کی نہ رہی اور ٹنڈی اس سبب سے ذبح نہیں کی جاتی کہ وہ خون جاری نہیں رکھتی اور تعلق اس کی رروح کا بدن سے بلا واسطہ خون کے شل تعلق رروح پہاڑ اور درخت اور دیگر جمادات کے ہے اور اس سراج کے تعلق کا جدا ہونا موجب نجاست نہیں ہوتا کیونکہ اس جدائی سے خون جذب نہیں ہوا اور اس ندرت میں اگرچہ تمام دریاؤں کا زرا در تمام مشرق الارض مشرق ہیں مگر وہ سبب

ذاتی نہایت اور غذائے خمس در سفر ہونے کے حرام ہیں۔ بخلاف مچھلی ڈنڈی کے کہ وہ ذاتی و عارضی نہایت سے پاک و سالم ہیں۔ اسی واسطہ ان دونوں کے لئے خاص استثناء ہوا۔ چنانچہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ اسلت لئلا میتان و دمان اما المیتان الموت و الحواداد۔ مان الکبد و الطحال۔ ترجمہ۔ یعنی ہمارے لئے دو میت اور دو خون حلال کئے گئے لیکن دو میتوں سے مراد تو مچھلی اور ٹنڈی ہیں اور دو خونوں سے مراد جگر اور تلی ہیں۔ اور جگر اور تلی در عضو ہیں مگر یہ دونوں خون کے شائبہ ہوتے ہیں۔ لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شبہ کو رفع کر دیا جو ان سے پیدا ہوتا تھا۔ نیز مچھلی میں مثل ٹنڈی کے دم مسفور یعنی خون رواں نہیں ہوتا لہذا اس کے لئے بھی ذبح کرنا مشرور نہیں ہوا۔

شتر اور گاؤ اور گائے میش اور بھیر اور ۱۱۱ یہ سارے جانور در اصل مزاج انسانی کے بکری اور دنبہ کی حکمت کی وجہ موافق اور نہر سے معدی المزاج ہوتے ہیں اس لئے حلال ٹھہرائے گئے ہیں اور ان جانوروں کو خدا تعالیٰ نے ہمیت الانعام فرمایا ہے اور اس توافق و اعتدال کے سبب دنیا میں زیادہ تر انہیں جانور دریا کا گوشت نبی آدم استعمال کرتے ہیں فطرت انسانی اس امر کی مقتضی ہے کہ جیسا کہ نبی آدم کی خوراک کا کچھ حصہ نباتات سے ہوتا ہے ایسا ہی کچھ حصہ اس کا حیوانات سے ہوا اور اس کی خوراک کے لئے حیوانیت بھی وہ مقرر ہوتے مناسب تھے جو اس کے مزاج کے موافق ہوں لہذا خدا تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔